معارف نبوی

سیرت النبی

جاوید احمد غامدی

ترجمہ و تحقیق: محمد رفیع مفتی

غزوۂ بنو قریظہ

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

ــــ ۱ ــــ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا، قَالَتْ[1]: أُصِيبَ سَعْدٌ يوْمَ الخَنْدَقِ، رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قرَيْشٍ، يقَالُ لَهُ حِبَّانُ بْنُ العَرِقَةِ وَهُوَ حِبَّانُ بْنُ قيْسٍ، مِنْ بَنِي مَعِيصِ بْنِ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، رَمَاهُ فِي الأَكْحَلِ، فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْمَةً فِي المَسْجِدِ لِيعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ، فلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلاَحَ وَاغْتَسَلَ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَهُوَ ينفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الغُبَارِ[2]، فقَالَ: قَدْ وَضَعْتَ السِّلاَحَ، وَاللّٰهِ مَا وَضَعْتُهُ، اخْرُجْ إِلَيْهِمْ،[3] قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ”فَأَيْنَ“ فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قرَيْظَةَ، فَأَتَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فنزَلُوا عَلَى حُكْمِهِ، فرَدَّ الحُكْمَ إِلَى سَعْدٍ، قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ[4]، وَأَنْ تُسْبَى النِّسَاءُ وَالذُّرِّيَّةُ، وَأَنْ تقْسَمَ

أَمْوَالُهُمْ، [فقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ"[5]، [6]].

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ جنگ خندق کے دنوں میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے۔ اُنھیں قریش کے قبیلہ بنو معیص بن عامر بن لؤی کے ایک آدمی حبان بن عرقہ نے بازو کی رگ میں تیر مارا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس کے بعد اُن کے لیے مسجد میں ایک خیمہ لگوا دیا تا کہ آپ قریب ہی سے اُن کی عیادت کر سکیں۔ پھر آپ خندق سے لوٹے، اپنا اسلحہ رکھا اور غسل فرمایا تو جبریل علیہ السلام سر سے غبار جھاڑتے ہوئے آپ کے پاس آئے اور کہا کہ آپ نے اسلحہ رکھ دیا ہے؟ بخدا، میں نے تو نہیں رکھا، اِن کی طرف نکلیے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کس طرف؟ اِس پر اُنھوں نے بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا[1]۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اِس کے امتثال میں اُن پر (حملے کے لیے) پہنچے، تو (کئی دن کے محاصرے کے بعد بالآخر) آپ کے حکم پر وہ اپنے قلعوں سے اتر آئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس کے بعد فیصلے کا اختیار سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو سونپ دیا[2]۔ انھوں نے فرمایا: میرا فیصلہ تو پھر یہی ہے کہ اِن کے سب لڑنے والے قتل کیے جائیں، اِن کی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا جائے اور اِن کے اموال لوگوں میں تقسیم کر دیے جائیں[3]۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو فرمایا: تم نے تو گویا اللہ ہی کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کیا ہے[4]۔

۱۔ زمانۂ رسالت کی جنگیں کس طرح اور کس کے حکم پر ہوئیں اور اُن میں اللہ کے فرشتے کس طرح ہر موقع پر شامل رہے، اِس کی کچھ حقیقت اِس واقعے سے سمجھی جا سکتی ہے۔

۲۔ یہ اختیار خود بنو قریظہ کے کہنے پر سونپا گیا تھا۔ دوسری روایتوں میں صراحت ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے پہلے اُن سے اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی عہد لیا تھا کہ جو فیصلہ وہ کریں گے، اُسے فریقین بغیر کسی تردد کے قبول کر لیں گے۔

۳۔ اِس قدر سخت فیصلے کی وجہ یہ تھی کہ یہ لوگ آخری درجے کے جنگی مجرم تھے۔ مدینہ پر عین بیرونی حملے کے موقع پر بدعہدی کر کے اِنھی نے مدینہ کے لوگوں کو تباہ و برباد کر دینے کا سامان کیا تھا۔ پھر یہی نہیں، سعد

رضی اللہ عنہ کے فیصلے کے بعد جب مسلمان اِن کی گڑھیوں میں داخل ہوئے تو مورخین بیان کرتے ہیں کہ اُنھوں نے دیکھا کہ مدینہ پر عقب سے حملہ کرنے کے لیے اِن غداروں نے ۱۵ سو تلواریں، تین سو زرہیں، دو ہزار نیزے اور پندرہ سو ڈھالیں اپنے ہاں جمع کر رکھی تھیں۔ اگر اللہ کی تائید شامل حال نہ ہوتی تو یہ ظالم اِس ساز و سامان کے ساتھ مسلمانوں پر ٹوٹ پڑنے کے لیے پوری طرح تیار تھے۔ ملاحظہ ہو: الطبقات الکبریٰ، ابن سعد ۲/ ۷۵۔

۴۔ یہ آپ نے اِس لیے فرمایا کہ رسولوں کے معاندین اور اُن سے برسر جنگ ہو جانے والے منکرین کی یہی سزا قرآن میں بیان ہوئی ہے۔ ملاحظہ ہو: المائدہ ۵: ۳۳-۳۴۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح بخاری، رقم ۴۱۲۲ سے لیا گیا ہے۔ اِس کی راوی عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ الفاظ کے کچھ فرق کے ساتھ یہی مضمون سعد بن ابی وقاص، انس بن مالک اور عبد اللہ بن کعب رضوان اللہ علیہم سے بھی روایت ہوا ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے اِس کے جو متابعات نقل ہوئے ہیں، اُن کے مراجع یہ ہیں: مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۶۸۲۶۔ مسند احمد، رقم ۲۴۲۹۴، ۲۴۲۹۵، ۲۴۹۹۴، ۲۶۳۹۹۔ المنتخب من مسند عبد بن حمید، رقم ۱۴۸۸۔ صحیح بخاری، رقم ۴۶۳، ۲۸۱۳، ۴۱۱۷۔ صحیح مسلم، رقم ۱۷۶۹۔ سنن ابی داؤد، رقم ۳۱۰۱۔ سنن نسائی، رقم ۷۱۰۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۷۹۱۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۴۴۷۷۔ صحیح ابن خزیمہ، رقم ۱۳۳۳۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۶۷۰۸، ۶۷۱۴، ۶۷۱۷۔ مسند عائشہ، ابن ابی داؤد، ص ۸۲۔ شرح مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۵۰۰۶، ۵۰۰۷۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۹۶، ۵۳۲۵۔ المحلی بالآثار، ابن حزم، رقم ۴۹۸۔ دلائل النبوۃ، بیہقی، ۴/ ۵، ۴/ ۲۵، ۷/ ۶۶۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۶۵۸۷، ۱۸۱۸۵۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے اِس کے شواہد کے لیے دیکھیے: مسند سعد بن ابی وقاص، رقم ۲۰۔ المنتخب من مسند عبد ابن حمید، رقم ۱۴۹۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۸۱۶۶، ۵۹۰۶۔ الاسماء والصفات، بیہقی، رقم ۸۸۵۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اِس کے شاہد کے لیے ملاحظہ ہو: الطبقات الکبریٰ، ابن سعد ۲/ ۵۸۔

عبد اللہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے اِس کے شاہد کا مرجع یہ ہے: دلائل النبوۃ، بیہقی ۴/ ۷۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۲۔ بعض روایات، مثلاً مسند احمد، رقم ۲۴۹۹۴ میں اِس کے بجاے ''كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام مِنْ خَلَلِ الْبَابِ قَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَار.'' کے الفاظ آئے ہیں، یعنی ''میں دروازے کی جھری سے گویا جبریل علیہ السلام کو اس وقت بھی اِس حال میں دیکھ رہی ہوں کہ اُن کا سر غبار سے اٹا ہوا ہے۔''

۳۔ بعض روایات، مثلاً مستخرج ابی عوانہ، رقم ۶۷۱۷ میں اِس کے بجاے الفاظ ہیں: ''يَا مُحَمَّدُ قَدْ وَضَعْتُمْ سِلَاحَكُمْ، وَمَا وَضَعْنَا أَسْلِحَتَنَا بَعْدُ، انْهَدْ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ''، ''اے محمد، آپ لوگوں نے اپنا اسلحہ اتار دیا ہے، جب کہ ہم (ملائکہ) نے ابھی تک اپنا اسلحہ نہیں اتارا۔ آپ بنو قریظہ پر حملے کے لیے چلیں''۔

بعض روایات، مثلاً دلائل النبوۃ، بیہقی ۴/۷ میں اِس کے بجاے جبریل علیہ السلام کے جو الفاظ روایت ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: 'عَذِيرَكَ مِنْ مُحَارِبٍ؛ أَلَا أَرَاكَ قَدْ وَضَعْتَ اللَّأْمَةَ وَمَا وَضَعْنَاهَا بَعْدُ، قَالَ: فَوَثَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَزِعًا، فَعَزَمَ عَلَى النَّاسِ أَلَّا يُصَلُّوا صَلَاةَ الْعَصْرِ حَتَّى يَأْتُوا بَنِي قُرَيْظَةَ'، ''میں آپ سے جنگ کرنے والے کے مقابل میں آپ کا مددگار! میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ نے تو اپنی زرہ اتار دی ہے اور ہم (فرشتوں) نے نہیں اتاری۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اِس پر گھبرا کر اٹھے اور آپ نے لوگوں کو بہت تاکید کے ساتھ ہدایت فرمائی کہ وہ عصر کی نماز بنو قریظہ ہی میں جا کر پڑھیں''۔

۴۔ بعض روایات، مثلاً مسند سعد بن ابی وقاص، رقم ۲۰ میں اِس کے بجاے 'أَنْ يُقْتَلَ مِنْهُمْ كُلَّ مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمُوسَى'، ''اِن میں سے ہر بالغ قتل کیا جائے'' کے الفاظ آئے ہیں۔

۵۔ مسند احمد، رقم ۲۴۲۹۵۔

۶۔ بعض روایات، مثلاً السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۵۹۰۶ میں اِس جگہ یہ جملہ نقل ہوا ہے: ''حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللهِ الَّذِي حَكَمَ بِهِ فَوْقَ سَبْعِ سَمَوَاتٍ''، ''تو نے اِن کے بارے میں سات آسمانوں کے اوپر اللہ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کیا ہے''۔

— ۲ —

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّهُ قَالَ: رُمِيَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، فَقَطَعُوا أَبْجَلَهُ، فَحَسَمَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

بِالنَّارِ، فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ فَنَزَفَهُ، فَحَسَمَهُ أُخْرَى، فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ: اللَّهُمَّ لَا تُخْرِجْ نَفْسِي حَتَّى تُقِرَّ عَيْنِي مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ، فَاسْتَمْسَكَ عِرْقُهُ فَمَا قَطَرَ قَطْرَةً.

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جنگ احزاب میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو تیر مارا گیا، جس سے اُن کے بازو کی رگ کٹ گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس پر اُن کے زخم کو آگ سے داغ دیا۔ لیکن ہوا یہ کہ اُن کا ہاتھ پھول گیا۔ آپ نے اُن کے پھولے ہوئے ہاتھ سے خون نکالا اور ایک مرتبہ پھر اُس کو داغا، لیکن ہاتھ اِس کے بعد بھی پھول گیا۔ سعد بن معاذ نے یہ صورت حال دیکھی تو دعا فرمائی کہ اے اللہ، میری جان اُس وقت تک نہ نکالنا، جب تک میری آنکھیں بنو قریظہ کے انجام سے ٹھنڈی نہ ہو جائیں[۱]۔ اُن کی رگ کا بہتا ہوا خون اِس دعا کے نتیجے میں رک گیا اور اِس کے بعد ایک قطرہ بھی نہیں بہا۔

۱۔ اِس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ بنو قریظہ کے جرائم کو اُن کے ایک حلیف قبیلے کے سردار کس نظر سے دیکھ رہے تھے۔

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن سنن دارمی، رقم ۲۵۵۱ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی جابر رضی اللہ عنہ ہیں۔ الفاظ کے بہت معمولی فرق کے ساتھ اِس کے متابعات سنن ترمذی، رقم ۱۵۸۲ اور صحیح ابن حبان، رقم ۴۷۸۴ میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

— ۳ —

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ[۱]، أَنَّ أَهْلَ قُرَيْظَةَ لَمَّا نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ،

أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ، أَوْ إِلَى خَيْرِكُمْ" فَقَالَ: "إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ"، قَالَ: إِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ، وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ، قَالَ: "لَقَدْ حَكَمْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ".

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ بنو قریظہ جب اپنے بارے میں سعد بن معاذ سے فیصلہ کرانے پر راضی ہو کر قلعوں سے اتر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنھیں بلا بھیجا۔ وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنھیں دیکھا تو لوگوں سے کہا: اٹھو اور آگے بڑھ کر اپنے سردار یا کہا کہ اپنے بہترین آدمی کا استقبال کرو۔ اِس کے بعد آپ اُن کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: سعد، یہ اپنے بارے میں تجھ سے فیصلہ کرانے پر راضی ہو کر اترے ہیں[1]۔ اِس پر سعد نے کہا: میرا فیصلہ یہ ہے کہ اِن کے جنگ جو افراد قتل کر دیے جائیں اور اِن کے اہل و عیال کو قیدی بنا لیا جائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو فرمایا: تم نے تو گویا کائنات کے بادشاہ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کر دیا ہے۔

۱۔ وہ غالباً اِس امید پر راضی ہوئے تھے کہ زمانۂ جاہلیت میں سعد بن معاذ کے قبیلہ اوس اور بنی قریظہ کے درمیان جو حلیفانہ تعلقات چلے آ رہے تھے، وہ اُن کا لحاظ کریں گے اور اُنھیں بھی اُسی طرح مدینہ سے نکل جانے دیں گے، جس طرح اِس سے پہلے بنی قینقاع اور بنی النضیر کو نکل جانے دیا گیا تھا۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۱۱۶۸۰ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ہیں۔

الفاظ کے بہت معمولی فرق کے ساتھ اِس کے متابعات جن مصادر میں دیکھے جا سکتے ہیں، وہ یہ ہیں:

مسند ابی داؤد طیالسی، رقم ۲۳۵۴۔ سنن سعید بن منصور، رقم ۲۹۶۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۶۸۳۰۔

مسند احمد، رقم ۱۱۱۶۸، ۱۱۱۷۰، ۱۱۱۷۱، ۱۱۶۸۰۔ المنتخب من مسند عبد بن حمید، رقم ۹۹۵۔ الاموال، ابن زنجویہ، رقم ۵۳۷۔ صحیح بخاری، رقم ۳۰۴۳، ۳۸۰۴، ۴۱۲۱، ۶۲۶۲۔ الادب المفرد، رقم ۹۴۵۔ صحیح مسلم، رقم ۱۷۶۸۔ سنن ابی داؤد، رقم ۵۲۱۵۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۵۹۰۵، ۸۱۶۵، ۸۶۲۵۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۱۱۸۸۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۶۷۱۸، ۶۷۱۹، ۶۷۲۰، ۶۷۲۱۔ مکارم الاخلاق، خرائطی، رقم ۵۳۳۔ صحیح ابن حبان، رقم ۷۰۲۶۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۵۳۲۳۔ التوحید، ابن مندہ، رقم ۸۴۰۔ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیا ۳/ ۱۷۱۔ معرفۃ الصحابۃ، ابو نعیم، رقم ۳۱۱۲۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۱۳۱۴، ۱۸۰۱۷، ۱۸۱۸۴۔ شعب الایمان، بیہقی، رقم ۸۵۲۸، ۸۵۲۹۔ دلائل النبوۃ، بیہقی ۴/ ۱۸۔ الآداب، بیہقی، رقم ۲۴۱۔ المدخل الی السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۷۰۷۔ معرفۃ السنن والآثار، بیہقی، رقم ۱۱۸۸۰، ۱۱۸۸۱۔ الفقیہ والمتفقہ، خطیب بغدادی ۱/ ۴۸۲۔ الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع، خطیب بغدادی، رقم ۳۰۰۔

اِس روایت کا شاہد جابر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے، اُس کا مرجع یہ ہے: سنن ترمذی، رقم ۱۵۸۲۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

— ۴ —

عَنِ ابْنِ عُمَرَ[۱] [قَالَ[۲]]: ”أَنَّ يَهُودَ بَنِي النَّضِيرِ، وَقُرَيْظَةَ، حَارَبُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَأَجْلَى رَسُولُ اللهِ ﷺ بَنِي النَّضِيرِ، وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذَلِكَ، فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ، وَقَسَّمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، إِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَمَّنَهُمْ وَأَسْلَمُوا، وَأَجْلَى رَسُولُ اللهِ ﷺ يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ: بَنِي قَيْنُقَاعٍ وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ، وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ، وَكُلَّ يَهُودِيٍّ كَانَ بِالْمَدِينَةِ“.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: بنو نضیر اور بنو قریظہ کے یہود نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کو تو جلا وطن کر دیا اور بنو قریظہ پر احسان کیا اور انھیں اُسی جگہ پر رہنے دیا، جہاں وہ مقیم تھے، یہاں تک کہ اِس کے بعد بنو قریظہ بھی بر سر جنگ ہو گئے۔ چنانچہ آپ نے اُن کے مردوں کو قتل کرا دیا اور اُن کی عورتوں، بچوں اور اُن کے اموال کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا[۱]۔ اُن میں سے کچھ لوگ، البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آملے تو آپ نے اُنھیں پناہ دے دی اور وہ اسلام لے آئے۔ (تاہم اِن سب مراحل کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، بالآخر مدینے کے تمام یہودیوں کو جلاوطن کر دیا۔ بنو قینقاع کو بھی، درآں حالیکہ وہ عبد اللہ بن سلام کی قوم تھی اور بنو حارثہ کے یہود کو بھی، یہاں تک کہ مدینہ کے ہر یہودی کو اس شہر سے نکال دیا گیا۔

۱۔ بنو قریظہ کے اِن قیدیوں کے بارے میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلے کا یہی تقاضا تھا۔ پیچھے گزر چکا ہے کہ اُنھوں نے فیصلے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اِس کی پابندی کا عہد لیا تھا، لہٰذا آپ بھی اِس کی خلاف ورزی نہیں کر سکتے تھے۔ ہم نے اپنی کتاب ''میزان'' کے باب ''قانون جہاد'' میں ''اسیران جنگ'' کے زیر عنوان اِسی بنا پر لکھا ہے کہ بنو قریظہ کے یہ قیدی اُس قانون سے مستثنیٰ تھے جو قیدیوں کو فدیہ لے کر یا احسان کے طور پر رہا کرنے سے متعلق سورۂ محمد (۴۷) کی آیت ۴ میں بیان ہوا ہے۔

www.javedahmadghamidi.com

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مصنف عبد الرزاق، رقم ۹۹۸۸ سے لیا گیا ہے۔ اِسے ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کر رہے ہیں۔ الفاظ کے کچھ فرق کے ساتھ اِس کے متابعات اِن مراجع میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں:

مصنف عبد الرزاق، رقم ۱۹۳۶۴۔ مسند احمد، رقم ۶۳۶۷۔ صحیح بخاری، رقم ۴۰۲۸۔ صحیح مسلم، رقم ۱۷۶۶۔ سنن ابی داؤد، رقم ۳۰۰۵۔ المنتقی، ابن جارود، رقم ۱۱۰۰۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۶۷۰۲۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۲۸۵۳، ۱۲۹۸۲، ۱۸۲۶۲، ۱۸۸۵۷، ۱۸۸۹۰۔

۲۔ صحیح بخاری، رقم ۴۰۲۸۔

— ۵ —

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ[۱]: لَمْ يُقْتَلْ مِنْ نِسَائِهِمْ - تَعْنِي بَنِي قُرَيْظَةَ - إِلَّا امْرَأَةٌ، إِنَّهَا لَعِنْدِي تُحَدِّثُ تَضْحَكُ ظَهْرًا وَبَطْنًا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ رِجَالَهُمْ بِالسُّيُوفِ، إِذْ هَتَفَ هَاتِفٌ بِاسْمِهَا أَيْنَ فُلَانَةُ؟ قَالَتْ: أَنَا. قُلْتُ: وَمَا شَأْنُكِ؟ قَالَتْ: حَدَثٌ أَحْدَثْتُهُ. قَالَتْ: فَانْطَلَقَ بِهَا فَضُرِبَتْ عُنُقُهَا، فَمَا أَنْسَى عَجَبًا مِنْهَا أَنَّهَا تَضْحَكُ ظَهْرًا وَبَطْنًا وَقَدْ عَلِمَتْ أَنَّهَا تُقْتَلُ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: بنو قریظہ کی عورتوں میں سے ایک ہی عورت قتل کی گئی تھی۔ وہ اُس وقت میرے پاس بیٹھی ہوئی باتیں کر رہی اور خوب کھلکھلا کر ہنس رہی تھی، جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے آدمیوں کو تلواروں سے قتل کرا رہے تھے۔ پھر اچانک ایک پکارنے والے نے اُس کے نام سے پکارا کہ فلاں عورت کہاں ہے؟ وہ بولی: میں یہاں ہوں۔ آپ فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا: تیرا کیا معاملہ ہے؟ اُس نے کہا: میں نے ایک جرم کیا تھا۔ چنانچہ وہ اُسے لے گئے اور اُس کی گردن مار دی گئی۔ سیدہ کا ارشاد ہے: میں اُس کے بارے میں آج بھی اپنی حیرانی کو نہیں بھلا پائی کہ وہ کھلکھلا کر ہنستی رہی، حالاں کہ اُسے اپنے مارے جانے کا یقین تھا[۱]۔

۱۔ اِس کے شواہد تاریخ میں جگہ جگہ دیکھ لیے جا سکتے ہیں کہ مذہبی جذبے سے کیے جانے والے جرائم کے مرتکبین سزا کے موقعوں پر بالعموم اِسی طرح کے رویوں کا اظہار کرتے رہے ہیں۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن سنن ابی داؤد، رقم ۲۶۷۱ سے لیا گیا ہے۔ اِس کی راوی عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ الفاظ

کے معمولی فرق کے ساتھ یہ روایت مسند احمد، رقم ۲۶۳۶۴ میں بھی منقول ہے۔

المصادر والمراجع

ابن الجارود أبو محمد عبد الله بن علي بن الجارود النيسابوري. (١٤٠٨هـ — ١٩٨٨م). **المنتقى من السنن المسندة**. ط ١. تحقيق: عبد الله عمر البارودي. بيروت: مؤسسة الكتاب الثقافية.

ابن أبي داود أبو بكر عبد الله بن سليمان بن الأشعث الأزدي السجستاني. (١٤٠٥هـ). **مسند عائشة رضي الله عنها**. ط ١. تحقيق: عبد الغفور عبد الحق حسين. الكويت: مكتبة الأقصى.

ابن أبي شيبة أبو بكر عبد الله بن محمد العبسي. (١٤٠٩هـ). **الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار**. ط ١. تحقيق: كمال يوسف الحوت. الرياض: مكتبة الرشد.

ابن حبان أبو حاتم محمد بن حبان بن أحمد بن حبان التميمي الدارمي البُستي. (١٤١٤هـ — ١٩٩٣م). **صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان**. ط ٢. تحقيق: شعيب الأرنؤوط.

ابن حزم أبو محمد علي بن أحمد بن سعيد بن حزم الأندلسي القرطبي الظاهري . (٢٠١٦م). **المحلى بالآثار**. بدون طبعة. بدون تحقيق. بيروت: دار الفكر.

ابن خزيمة أبو بكر محمد بن إسحاق بن خزيمة السلمي النيسابوري. (١٤٢٤هـ - ٢٠٠٣م). **صحيحُ ابن خُزَيمة**. ط ٣. تحقيق: الدكتور محمد مصطفى الأعظمي. المكتب الإسلامي.

ابن خزيمة أبو بكر محمد بن إسحاق بن خزيمة السلمي النيسابوري. (١٤٢٤هـ- ٢٠٠٣م). **صحيحُ ابن خُزَيمة**. ط ٣. تحقيق: الدكتور محمد مصطفى الأعظمي. دارالنشر: المكتب الإسلامي.

ابن راهويه أبو يعقوب إسحاق بن إبراهيم الحنظلي المروزي. (١٤١٢هـ — ١٩٩١م). **مسند إسحاق بن راهويه**. ط ١. تحقيق: د. عبد الغفور بن عبد الحق البلوشي. المدينة المنورة: مكتبة الإيمان.

ابن زنجويه أبو أحمد حميد بن مخلد بن قتيبة بن عبد الله الخرساني. (١٤٠٦هـ - ١٩٨٦م). **الأموال**. ط ١. تحقيق: شاكر ذيب فياض الأستاذ المساعد. السعودية: مركز الملك فيصل للبحوث والدراسات الإسلامية.

ابن سعد أبو عبد الله محمد بن سعد بن منيع الهاشمي بالولاء البصري البغدادي. (١٤٠٨هـ). **الطبقات الكبرى**. ط ٢. تحقيق: زياد محمد منصور. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

ابن منده أبو عبد الله محمد بن إسحاق بن محمد بن يحيى بن مَنْدَه العبدي. (١٤٢٣ھ - ٢٠٠٢م). **التوحيد ومعرفة أسماء الله عز وجل وصفاته على الاتفاق والتفرد**. ط ١. تحقيق: الدكتور علي بن محمد ناصر الفقيهي الأستاذ المشارك في قسم الدراسات العليا بالجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم. سوريا: دار العلوم والحكم.

الآجُرّيُّ أبو بكر محمد بن الحسين بن عبد الله البغدادي. (١٤٢٠ھ - ١٩٩٩م). **الشريعة**. ط ٢. تحقيق: الدكتور عبد الله بن عمر بن سليمان الدميجي. الرياض: دار الوطن.

الباني محمد ناصر الدين بن الحاج نوح الألباني. (١٤١٢ھ - ١٩٩٢م). **سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة وأثرها السيئ في الأمة**. ط ١. الرياض: مكتبة المعارف.

البخاري محمد بن إسمٰعيل بن إبراهيم بن المغيرة. (١٤٠٩ھ — ١٩٨٩م). **الأدب المفرد**. ط ٣. تحقيق محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار البشئر الاسلامية.

البخارى محمد بن اسمٰعيل الجعفي. (١٤٢٢ھ). **الجامع الصحيح**. ط ١. تحقيق: محمد زهير بن ناصر الناصر. بيروت: دار طوق النجاة.

البيهقي أبو بكر أحمد بن الحسين الخُسْرَوْجِردي الخراساني. (١٤١٢ھ - ١٩٩١م). **معرفة السنن والآثار**. ط ١. تحقيق: عبد المعطي أمين قلعجي. كراتشي (باكستان): جامعة الدراسات الإسلامية، دمشق: دار قتيبة، حلب: دار الوعي، القاهرة: دار الوفاء.

البيهقي أبو بكر أحمد بن الحسين الخُسْرَوْجِردي الخراساني. (١٤١٢ھ - ١٩٩١م). **الآداب**. ط ١. تحقيق: ابو عبد الله السعيد المندوه. بيروت: مؤسسة الكتب الثقافية.

البيهقي أبو بكر أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني. (١٤١٠ھ - ١٩٨٩م). **السنن الصغير**. ط ١. تحقيق: عبد المعطي أمين قلعجي. كراتشي: جامعة الدراسات الإسلامية.

البيهقي أبو بكر أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني. (١٤٢٣ھ- ٢٠٠٣م). **شعب الإيمان**. ط ١. تحقيق: حققه وراجع نصوصه وخرج أحاديثه: الدكتور عبد العلي عبد الحميد حامد، أشرف على تحقيقه وتخريج أحاديثه: مختار أحمد الندوي، صاحب الدار السلفية ببومباي الهند. الرياض: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالتعاون مع الدار السلفية

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

ببومباي بالهند.

البيهقي أبو بكر أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني. (١٤٢٤ھ – ٢٠٠٣م). **السنن الكبرى**. ط ٣. تحقيق: عبد المعطي أمين قلعجي. بيروت: دار الكتب العلمية.

البيهقي أبو بكر أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني. (٢٠١٥م). **المدخل إلى السنن الكبرى**. ط ١. تحقيق: محمد ضياء الرحمٰن الأعظمي. الكويت: دار الخلفاء للكتاب الإسلامي.

البيهقى أبو بكر أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني. (١٤١٣ھ – ١٩٩٣م). **الأسماء والصفات للبيهقي**. ط ١. تحقيق: عبد الله بن محمد الحاشدي. جدة: مكتبة السوادي.

الترمذي أبو عيسى محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك. (١٣٩٥ھ– ١٩٧٥م). **سنن الترمذي**. ط ٢. تحقيق وتعليق: أحمد محمد شاكر (ج١، ٢) ومحمد فؤاد عبد الباقي (ج٣) وإبراهيم عطوة عوض المدرس في الأزهر الشريف (ج٤، ٥). مصر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي.

الخطيب البغدادي أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مهدي البغدادي. (١٤١٦ھ – ١٩٩٦م). **الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع**. ط ٣. تحقيق: محمود الطحان. الرياض: مكتبة المعارف.

الخطيب البغدادي أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مهدي. (١٤٢١ھ). **الفقيه و المتفقه**. ط ٢. تحقيق: أبو عبد الرحمٰن عادل بن يوسف الغرازي. السعودية: دار ابن الجوزي.

الدَّوْرَقي أبو عبد الله أحمد بن إبراهيم بن كثير العبدي. (١٤٠٧ھ). **مسند سعد بن أبي وقاص**. ط ١. تحقيق: عامر حسن صبري. بيروت: دار البشائر الإسلامية.

الدارمي أبو محمد عبد الله بن عبد الرحمٰن التميمي السمرقندي. (١٤١٢ھ – ٢٠٠٠م). **مسند الدارمي المعروف بـ (سنن الدارمي)**. ط ١. تحقيق: حسين سليم أسد الداراني. المملكة العربية السعودية: دار المغني للنشر والتوزيع.

الضياء ابو أحمد محمد عبدالله عبدالرحمٰن الأعظمي. (١٤٣٧ھ – ٢٠١٦م). **الجامع الكامل في الحديث الصحيح الشامل**. ط ١. السعودية: دار السلام للنشر والتوزيع.

الطبراني أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي. (١٤١٥ھ – ١٩٩٤م). **المعجم الكبير**. ط ١. تحقيق: حمدي بن عبد المجيد السلفي. القاهرة: مكتبة ابن تيمية.

الطبري أبو جعفر محمد بن جرير بن يزيد بن كثير بن غالب الآملي. (١٣٨٧هـ - ١٩٦٧م). **تاريخ الطبري (تاريخ الرسل والملوك، وصلة تاريخ الطبري)**. ط ٢. تحقيق: محمد أبو الفضل إبراهيم. بيروت: دار التراث.

الطحاوي أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي الحجري المصري. (١٤١٥هـ - ١٩٩٤م). **شرح مشكل الآثار**. ط ١. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. دار النشر: مؤسسة الرسالة.

الطيالسي أبو داود سليمان بن داود بن الجارود البصرى. (١٤١٩هـ - ١٩٩٩م). **مسند أبي داود الطيالسي**. ط ١. تحقيق: الدكتور محمد بن عبد المحسن التركي. مصر: دار هجر.

القاسم بن سلاّم أبو عُبيد القاسم بن سلاّم بن عبد الله الهروي البغدادي. (١٤٢٨هـ - ٢٠٠٧م). **كتاب الأموال**. ط ١. تحقيق: خليل محمد هراس. بيروت: دار الفكر.

الكَشّي أبو محمد عبد الحميد بن حميد بن نصر. (١٤٠٨هـ - ١٩٨٨م). **المنتخب من مسند عبد بن حميد**. ط ١. تحقيق: صبحي البدري السامرائي، محمود محمد خليل الصعيدي. القاهرة: مكتبة السنة.

النسائي أبو عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب بن علي الخراساني. (١٤٢١هـ - ٢٠٠١م). **السنن الكبرى**. ط ١. تحقيق: حسن عبد المنعم شلبي. أشرف عليه: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.

النسائى أبو عبدالرحمٰن أحمد بن شعيب الخراساني. (١٤٠٦هـ - ١٩٨٦م). **المجتبى من السنن**. ط ٢. تحقيق : عبدالفتاح أبو غدة. حلب: مكتب المطبوعات الإسلامية.

أبو داود السجستاني أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِجِسْتاني. (١٤٣٠هـ - ٢٠٠٩ م). **سنن أبي داود**. ط ١. تحقيق: شعيب الأرنؤوط وآخرون. دار الرسالة العالمية.

أبو عوانة يعقوب بن إسحاق بن إبراهيم النيسابوري الإسفراييني. (١٤١٩هـ - ١٩٩٨م). **مستخرج أبي عوانة**. ط ١. تحقيق: أيمن بن عارف الدمشقي. بيروت: دار المعرفة.

أبو نعيم الأصبهاني أبو نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران. (١٤٠٩هـ). **حلية الأولياء وطبقات الأصفياء**. ط ٢. بدون تحقيق. بيروت: دار الكتاب العربي.

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

أبو نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني. (١٤١٩هـ - ١٩٩٨م). **معرفة الصحابة**. ط ١. تحقيق: عادل بن يوسف العزازي. الرياض: دار الوطن للنشر.

أبو يعلى أحمد بن علي التميمي الموصلي. (١٤٠٤هـ — ١٩٨٤م). **مسند أبي يعلى**. ط ١. تحقيق: حسين سليم أسد. دمشق: دار المأمون للتراث.

أحمد بن الحسين النيسابوري أبو بكر أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني. (١٤٠٥هـ). **دلائل النبوة ومعرفة أحوال صاحب الشريعة**. ط ١. بيروت: دار الكتب العلمية.

أحمد بن محمد بن حنبل أبو عبد الله الشيباني. (١٤١٦هـ - ١٩٩٥م). **مسند الإمام أحمد بن حنبل**. ط ١. تحقيق: أحمد محمد شاكر. القاهرة: دار الحديث.

أحمد بن محمد بن حنبل أبو عبد الله الشيباني. (١٤١٦هـ - ١٩٩٥م). **مسند الإمام أحمد بن حنبل**. ط ١. تحقيق: شعيب الأرنؤوط - عادل مرشد، وآخرون. إشراف: د عبد الله بن عبد المحسن التركي. دار النشر: مؤسسة الرسالة.

أحمد بن محمد بن حنبل أبو عبد الله الشيباني. (١٤٢١هـ - ٢٠٠١م). **مسند الإمام أحمد بن حنبل**. ط ١. تحقيق: شعيب الأرنؤوط - عادل مرشد، وآخرون. إشراف: د عبد الله بن عبد المحسن التركي. دار النشر: مؤسسة الرسالة. بيروت: مؤسسة الرسالة.

سعيد بن منصور الخراساني أبو عثمان سعيد بن منصور بن شعبة الخراساني الجوزجاني. (١٤٠٣هـ - ١٩٨٢م). **سنن سعيد بن منصور**. ط ١. تحقيق: حبيب الرحمٰن الأعظمي. الهند: الدار السلفية.

عبد الرزاق بن همام الحميري أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع اليماني الصنعاني. (١٤٠٣هـ). **المصنف**. ط ٢. تحقيق: حبيب الرحمٰن الأعظمي. الهند: المجلس العلمي.

عبد العظيم بن عبد القوي المنذري أبو محمد عبد العظيم بن عبد القوي بن عبد الله المنذري، الشامي، المصري. (١٤٠٧هـ - ١٩٨٧م). **مختصر صحيح مسلم**. ط ٧. تحقيق: محمد ناصر الدين الألباني. بيروت: المكتب الإسلامي.

مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري. (١٩٩٦م). **المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم**. ط ١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

معمر بن أبي عمرو الأزدي أبو عروة معمر بن أبي عمرو راشد الأزدي الحداني المهلبي البصري. (١٤٠٣هـ). **الجامع معمر بن راشد**. ط ٢. تحقيق: حبيب الرحمٰن الأعظمي. باكستان: المجلس العلمي، بيروت: توزيع المكتب الإسلامي.

هشام بن عمار أبو الوليد هشام بن عمار بن نصير بن ميسرة بن أبان السُّلمي الظفري الدمشقي. (١٤١٩هـ - ١٩٩٩م). **حديث هشام بن عمار**. ط ١. تحقيق: د. عبد الله بن وكيل الشيخ. السعودية: دار إشبيليا.

---

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com